

سلسلہ فیضانِ عشرہ مبشرہ کے پانچویں صحابی



# حضرت سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

- 1 بصرہ کا راہب اور قریشی تاجر
- 9 ناموں کی تاثیر
- 42 فرشتے پروں پر اٹھالیتے
- 47 باادب بانصیب
- 52 ایک قبر سے دوسری قبر میں

سلسلہ فیضانِ عشرہ مبشرہ کے پانچویں صحابی

# حضرت سیدنا طلحہ بن عبید اللہ

رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

پیش کش

مَجْلِسُ الْمَدِينَةِ الْعِلْمِيَّةِ

(دعوتِ اسلامی)

شعبہ بیاناتِ مدنی چینل

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

نام کتاب: حضرت سیدنا طلحہ بن عبید اللہ  
 پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ بیانات مدنی چینل)  
 سن طباعت: ربیع الثانی ۱۴۳۲ھ، مارچ 2011ء  
 ناشر: مکتبۃ المدینہ باب المدینہ (کراچی)

## تصدیق نامہ

تاریخ: ۱۵ ربیع الثانی ۱۴۳۲ھ حوالہ: ۱۶۹

الحمد لله رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی الہ واصحابہ اجمعین

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب

”حضرت سیدنا طلحہ بن عبید اللہ“

(مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلس تفتیش کتب و رسائل کی جانب سے نظر ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کفریہ عبارات، اخلاقیات، فقہی مسائل اور عربی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کر لیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔  
 مجلس تفتیش کتب و رسائل (دعوت اسلامی)

20-03-2011

E.mail:ilmia26@dawateislami.net

مدنی التجا: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## مدنی چینل کے سلسلہ ”فیضانِ صحابہ کرام“ کے چودہ حروف کی نسبت سے اس رسالے کو پڑھنے کی ”14 نیتیں“

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِہٖ ۵ مسلمان کی نیت

اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (المعجم الكبير للطبرانی، الحديث: ۲۴۹۵، ج ۶، ص ۵۸۱)

دو مدنی پھول:

۱..... بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

۲..... جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

- ﴿1﴾ ہر بار حمد و ﴿2﴾ صلوٰۃ اور ﴿3﴾ تعوذ و ﴿4﴾ تسمیہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صفحہ پر اوپر دی ہوئی دو غزلی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیتوں پر عمل ہو جائے گا) ﴿5﴾ حَتَّى الْوُسْعِ اِس کا باؤضو اور ﴿6﴾ قَبْلَہ رُو مُطَالَعہ کروں گا ﴿7﴾ قرآنی آیات اور ﴿8﴾ احادیثِ مبارکہ کی زیارت کروں گا ﴿9﴾ جہاں جہاں ”اللہ“ کا نام پاک آئے گا وہاں غُزُو جَلَّ اور ﴿10﴾ جہاں جہاں ”سَرکاز“ کا اِسْمِ مبارک آئے گا وہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پڑھوں گا ﴿11﴾ شرعی مسائل سیکھوں گا ﴿12﴾ اگر کوئی بات سمجھ نہ آئی تو علما سے پوچھ لوں گا ﴿13﴾ سیرتِ صحابہ پر عمل کی کوشش کروں گا ﴿14﴾ کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مطلع کروں گا

(مصنف یا ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اغلاط صرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)



﴿۷۸۶﴾ فہرست ﴿۹۲﴾

<p>سیدنا طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے القاب</p> <p>سیدنا طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل</p> <p>سیدنا جبرائیل علیہ السلام کا سلام</p> <p>جنتی پڑوسی</p> <p>جنت واجب ہوگئی</p> <p>شہادت کی خوشخبری</p> <p>خاندانِ مصطفیٰ سے تعلق</p> <p>ہجرت</p> <p>اخوت و بھائی چارہ</p> <p>جانشاری و وفا شعار</p> <p>مال دنیا کے ساتھ ہر آخرت بھی</p> <p>شجاعت و بہادری</p> <p>فرشتے پروں پر اٹھالیتے</p> <p>شجاعت کے ستر سے زائد تمغے</p> <p>نذر پوری کرنے والے</p> <p>باادب بانصیب</p> <p>عاجزی و انکساری</p> <p>روایت حدیث میں احتیاط</p> <p>سفرِ آخرت</p> <p>سیدنا علی المرتضیٰ کا خراج تحسین</p> <p>قاتل کو جہنم کی خبر</p> <p>ایک قبر سے دوسری قبر میں</p>	<p>المدينة العلمية كاتعارف</p> <p>پہلے اسے پڑھ لیجئے</p> <p>دُرود شریف کی فضیلت</p> <p>بصرہ کا راہب اور قریشی تاجر</p> <p>قریشی تاجر کا تعارف</p> <p>نام و نسب</p> <p>حلیہ مبارک</p> <p>انبیائے کرام سے نسبت</p> <p>اچھے نام رکھنا بچوں کا حق ہے</p> <p>نام کیسے رکھے جائیں؟</p> <p>ناموں کی تاثیر</p> <p>حقیقی تجارت</p> <p>اللہ عزوجل سے تجارت کا نفع</p> <p>سیدنا طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یومیہ نفع</p> <p>دنیا کی بے وقعتی</p> <p>محبت کی کنجی</p> <p>سخاوت، زہد کی کنجی ہے</p> <p>سیدنا طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سخاوت</p> <p>بن مانگے دیتے</p> <p>سیدنا طلحہ کا توکل</p> <p>بھوکا شیر</p> <p>مرغ کا توکل</p>
--	---

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## المدینة العلمیة

از: شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ

مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى إِحْسَانِهِ وَبِفَضْلِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَبْلِغِ  
قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ نیکی کی دعوت،  
احیائے سنت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مصمم رکھتی  
ہے، ان تمام امور کو بحسنِ خوبی سرانجام دینے کے لئے مُعَدَّ مجالس کا قیام عمل  
میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ”المدینة العلمیة“ بھی  
ہے جو دعوتِ اسلامی کے علماء و مفتیانِ کرام کَثَرَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى پر مشتمل ہے،  
جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ  
ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبہ کُتُبِ اَلْیَحْضَرَاتِ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَیْہِ (۲) شعبہ درسی کُتُب

(۳) شعبہ اصلاحی کُتُب (۴) شعبہ تراجم کُتُب

(۵) شعبہ تفتیش کُتُب (۶) شعبہ تخریج

## ”المدينة العلمية“ کی اولین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت امام

اہلسنت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمع رسالت، مجددِ دین و ملت، حامی سنت، ماحی بدعت، عالم شریعت، پیر طریقت، باعثِ خیر و برکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری الشاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتیٰ الوسع سہل اُسلوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کتب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں۔

## اللہ عَزَّوَجَلَّ ”دعوتِ اسلامی“ کی تمام مجالس بشمول ”المدينة

العلمية“ کو دن گیارھویں اور رات باڑھویں ترقی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنت البقیع میں مدفن اور جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمین بِجَاہِ النَّبِيِّ الْاَمِين صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

## پہلے اسے پڑھ لیجئے

عالمِ زیست پر ہر طرف مایوسی اور محرومی کے اندھیرے چھائے ہوئے تھے، انسانیت اخلاقی پستی کا شکار تھی کہ عالم کے نجات دہندہ، محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور ان تمام زنجیروں کو کاٹ ڈالا جن میں انسانیت بری طرح جکڑی ہوئی تھی اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فیضِ تربیت کے اثر سے انسانیت اخلاقی پستیوں سے نکل کر آسمان کی بلندیوں کو چھونے لگی۔

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی رات دن کی کوشش سے جو نیاز مند تیار کئے وہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت اور عشق میں اتنے سرشار اور وارفتہ تھے کہ اپنے آقا کے اشارے پر اپنا سب کچھ قربان کر دینا سب سے بڑی سعادت سمجھتے تھے۔ حضور اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہر حکم کی تعمیل اور پیروی ان کی فطرتِ ثانیہ بن چکی تھی۔ اور شمعِ رسالت کے ان پروانوں نے اپنی بے مثال محبت کا ثبوت دیتے ہوئے جب بی بی آمنہ کے لال، رسول بے مثال صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اپنی جانیں نثار کیں تو ربِّ ذوالجلال عَزَّوَجَلَّ نے انہیں اپنی رضا کا مژدہ جاں فزائیوں سنایا:

رَاضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ وَرَاضُوا عَنْہُ ط ترجمہ کنز الایمان: اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔ (پ ۲۸، المجادلہ: ۲۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فیضِ نبوت سے تربیت پانے اور ربِّ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کا مژدہ حاصل کرنے والی ان ہستیوں نے اسلام کی ترویج و اشاعت کے

لئے جو قربانیاں دیں ان کا حقیقی صلہ تو یقیناً انہیں آخرت میں ملے گا مگر کچھ ہستیاں

ایسی بھی تھیں جنہیں دنیا میں ہی جنت کی نوید پر بہار سنائی گئی۔ یوں تو مختلف

اوقات میں جنت کی بشارت پانے والے صحابہ کرام کئی ہیں مگر دس ایسے جلیل القدر اور خوش نصیب صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ہیں جن کو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مسجد نبوی کے منبر شریف پر کھڑے ہو کر ایک ساتھ نام لے کر جنتی ہونے کی خوش خبری سنائی۔ ان خوش نصیبوں کو ”عَشْرُوۃٌ مُّبَشَّرُوۃٌ“ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں: ﴿۱﴾ حضرت ابو بکر صدیق ﴿۲﴾ حضرت عمر فاروق ﴿۳﴾ حضرت عثمان غنی ﴿۴﴾ حضرت علی مرتضیٰ ﴿۵﴾ حضرت طلحہ بن عبید اللہ ﴿۶﴾ حضرت زبیر بن العوام ﴿۷﴾ حضرت عبد الرحمن بن عوف ﴿۸﴾ حضرت سعد بن ابی وقاص ﴿۹﴾ حضرت سعید بن زید ﴿۱۰﴾ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح۔ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان

(سنن الترمذی، کتاب المناقب، مناقب عبد الرحمن بن عوف، الحدیث: ۳۷۶۸، ج ۲، ص ۲۱۶)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے شعبہ مدنی چینل پر امت مسلمہ کو دربارِ نبوت کے ان چمکتے ستاروں کی سیرت سے آگاہ کرنے کے لئے ایک سلسلہ جاری و ساری ہے۔ مجلس المدینۃ العلمیۃ کے شعبہ ”بیاناتِ مدنی چینل“ کے مدنی علما کَثَرُہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کی انتھک کاوشوں کے سبب پیش نظر سالہ اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ ”دعوتِ اسلامی“ کی تمام مجالس بشمول المدینۃ العلمیۃ کو دن ۱۱ ویں اور رات ۱۲ ویں ترقی عطا فرمائے۔

آمین بحاجۃ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى نَبِيِّ الْمُرْسَلِينَ  
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



## ذُرُودِ شَرِیف کی فضیلت

اللہ عزوجل کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”جس نے مجھ پر دن بھر میں ایک ہزار مرتبہ ذُرُودِ پاک پڑھا وہ اُس وقت تک نہیں مرے گا جب تک جنت میں اپنی جگہ نہ دیکھ لے۔“

(المَغِیْب وَالْمُرْغِیْب رقم الحديث ۲۴۸۲ ج ۲ ص ۴۹۹)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## بَصْرہ کا راہب اور قریشی تاجر

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اظہارِ نبوت سے قبل امیرِ المومنین سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبیلہ بنو تیم کا ایک تاجر تجارت کی غرض سے بصرہ گیا۔ جب بازار پہنچا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک راہب

اپنے عبادت خانہ میں موجود لوگوں سے کہہ رہا تھا: سرزمینِ عرب سے آنے والے  
 اِن مُعَزَّز تاجروں سے ذرا یہ تو معلوم کرو کیا ان میں کوئی حَرَمِ کارہنے والا بھی ہے؟ تو  
 وہ مُعَزَّز قُرَیشی تاجر آگے بڑھ کر بولا: جی ہاں! میں حَرَمِ کارہنے والا ہوں۔ راہب کو  
 معلوم ہوا تو اُس نے بڑی بیتابی سے اس قُرَیشی جوان سے پوچھا: ”کیا آپ کے  
 ہاں احمد نامی کسی ہستی کا ظہور ہوا ہے؟“ تاجر نے پوچھا: ”یہ کون ہیں؟“ تو راہب  
 نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تعارف کچھ  
 یوں کرایا: ”یہ حضرت عبد المطلب کے نورِ نظر حضرت عبد اللہ کے لختِ جگر ہیں۔  
 اِن کے ظہور کا ماہِ مبارک یہی ہے، وہ آخری نبی ہیں اور اِن کا ظہور سرزمینِ حَرَم  
 (مکہ المکرمہ) سے ہوگا، پھر وہ اُس جگہ ہجرت کریں گے جہاں کی زمین تو پتھرِ ملی  
 اور شورزدہ ہوگی مگر وہاں کھجوروں کے باغات کثرت سے ہوں گے، تمہیں تو اُن کی  
 بارگاہ میں فوراً حاضر ہونا چاہئے۔“

وہ قُرَیشی تاجر فرماتے ہیں کہ راہب کی باتیں میرے دل میں گھر کر گئیں  
 اور میں فوراً وہاں سے چل پڑا یہاں تک کہ مکہ مکرمہ پہنچ کر ہی دم لیا۔ مکہ شریف  
 پہنچتے ہی لوگوں سے پوچھا کہ کوئی نئی خبر ہے؟ تو انہوں نے بتایا: ہاں! محمد بن عبد  
 اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جنہیں ہم امین کے طور پر جانتے ہیں، نے نبوت  
 کا دعویٰ کیا ہے اور ابنِ ابی قحافہ (یعنی امیر المؤمنین سیدنا ابو بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ)

اُن پر ایمان بھی لے آئے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا: ”کیا آپ نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لے آئے ہیں؟“ انہوں نے جواب دیا: ”ہاں! اور چلو تم بھی اِن کی بارگاہ میں حاضر ہونے میں دیر مت کرو کیونکہ وہ حق کی دعوت دیتے ہیں۔“ تاجر کا دل راہب کی باتوں سے اسلام کی طرف مائل ہو چکا تھا۔ عاشق اکبر، سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کی نیکی کی دعوت سے بھرپور باتیں سُن کر مزید متاثر ہوا اور اُس نے راہب کی تمام باتیں بھی بتا دیں۔ چنانچہ، امیر المؤمنین سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اپنے قبیلے کے اس نوجوان تاجر کو لے کر دو جہاں کے تاجور، سلطان محرو و بُر صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور بصرہ کے راہب اور عاشق اکبر کی باتوں سے متاثر ہونے والا یہ قریشی تاجر آخر کار سرکارِ والا تبار، بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دامنِ بابرکت سے وابستہ ہو کر مسلمان ہو گیا اور جب اِس نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو راہب کی باتیں بتائیں تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہت خوش ہوئے۔

(دلائل النبوة للبيهقي، باب من تقدم اسلامه من الصحابة، ج ۲، ص ۱۶۶۔

والمستدرک، کتاب معرفة الصحابة، ذکر مناقب طلحة بن عبيد الله رضي الله

تعالى عنه، ج ۴، ص ۴۴۹)

پیارے اسلامی بھائیو! قریشی سردار نوفل بن خویلد کو قریش کا شیر کہا جاتا تھا، یہ قریشی سردار دین اسلام کا پرچم تھا منے والوں پر اس قدر ظلم و ستم ڈھاتا کہ حضور نبی رحمت، شفیع اُمّت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پیارے رب کریم عزوجل سے اس کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کی: اے اللہ عزوجل! ہمیں اس کے شر سے محفوظ فرما۔ چنانچہ، امیر المؤمنین سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اس قریشی تاجر نے اسلام کیا قبول کیا اس ظالم سردار نے ان حضرات پر ظلم کی انتہا کر دی۔ اُس نے ان دونوں کو ایک ہی رسی میں باندھنے کا حکم دیا تا کہ یہ حضرات خدائے وحدہ لا شریک کی عبادت نہ کر سکیں اور رسی سے باندھنے والا بھی کوئی غیر نہ تھا بلکہ اس قریشی تاجر کا اپنا سگا بھائی (عثمان بن عبید اللہ) تھا۔ ان حضرات کو ایک ہی رسی میں باندھا تو اس لئے گیا تھا کہ یہ اسلام سے منہ پھیر لیں مگر ان کے پایہ استقلال میں ذرہ برابر فرق نہ آیا کیونکہ دشمنان اسلام نے ظاہری طور پر ان حضرات کے جسموں کو رسی میں باندھ رکھا تھا مگر ان کے دل اللہ عزوجل اور اُس کے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کی ڈور سے بندھے ہوئے تھے۔ پھر بعد میں یہ دونوں حضرات قرینین (دوستی) کے نام سے پکارے جاتے۔ (دلائل النبوة للبيهقي، باب من تقدم اسلامه من الصحابة،

ج ۲، ص ۱۶۶ تا ۱۶۷ مفہوماً)

## قُرَیْشی تاجر کا تعارف

### نام و نسب:

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا علامہ بدر الدین عینی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَیْهِ (متوفی ۸۵۵ھ) شرح سنن ابی داؤد میں ان تاجر کا تعارف کچھ یوں بیان فرماتے ہیں کہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا نام حضرت سیدنا طلحہ بن عبید اللہ بن عثمان قریشی تیمی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہے اور امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی طرح آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا سلسلہ نسب بھی ساتویں پشت میں (کعب بن مرہ پر) محبوبِ ربِّ داور، شفیعِ روزِ محشر صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک نسب سے جا ملتا ہے۔ (شرح سنن ابی داؤد للعینی، کتاب الصلوٰۃ، باب ما یستر المصلی، تحت الحديث: ۶۶۶، ج ۳، ص ۲۴۲)

### حلیہ مبارک:

امام حاکم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَیْہِ حضرت سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا حلیہ مبارک لکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی رنگت سُرخِ مائل سفید تھی، قد متوسط و درمیانہ تھا، سینہ چوڑا اور شانے کشادہ تھے۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ جب کسی طرف مڑتے تو پورے رُخ سے متوجہ ہوتے، حسین چہرے پر بڑی خوبصورت باریک سی ناک تھی، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے پاؤں



بڑے تھے اور بڑی تیزی سے چلا کرتے تھے۔ (المستدرک، کتاب معرفة

الصحابة، ذکر مناقب طلحة بن عبید اللہ، ج ۴، ص ۴۴۹)

الطَّبَقَاتُ الْكُبْرَىٰ میں ہے کہ حضرت سَيِّدُ نَاطِلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عام طور پر عُصْفُر (زر درنگ کی ایک بوٹی جس سے کپڑے رنگے جاتے ہیں) سے رنگا ہوا لباس زیب تن فرمایا کرتے تھے۔

(الطَّبَقَاتُ الْكُبْرَىٰ لابن سعد، الرقم ۴۷ طلحة بن عبید اللہ، ج ۳، ص ۱۶۴)

### انبیائے کرام عَلَیْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام سے نسبت:

حضرت سَيِّدُ نَازِبِرِ بْنِ عَوَّامٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مروی ہے کہ حضرت سَيِّدُ نَاطِلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اپنے تمام بیٹوں کے نام انبیائے کرام عَلَیْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام کے ناموں پر رکھے۔

(الطَّبَقَاتُ الْكُبْرَىٰ لابن سعد، الرقم ۳۲ الزبیر بن عوام، ج ۳، ص ۷۴)

حضرت سَيِّدُ نَاطِلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کے گیارہ بیٹے اور چار بیٹیاں تھیں۔ بیٹوں کے نام یہ ہیں: ﴿۱﴾ مُحَمَّد ﴿۲﴾ عِمْرَان ﴿۳﴾ مُوسَى ﴿۴﴾

۱..... عمران نامی دو افراد ہیں۔ پہلے حضرت موسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام کے والد ماجد عمران بن یَصْهَر ہیں اور دوسرے حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ السَّلَام کی والدہ ماجدہ حضرت مریم کے والد حضرت عمران بن ماثان ہیں۔ یعنی پہلے نبی کے باپ اور دوسرے نبی کے نانا ہیں۔ اس کے علاوہ سرورِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا ابو طالب کا اصل نام بھی عمران ہے۔

یَعْقُوب ﴿5﴾ إِسْمَاعِيل ﴿6﴾ إِسْحَاق ﴿7﴾ زَكَرِيَّا ﴿8﴾ يُوسُف ﴿9﴾ عِيسَى

﴿10﴾ يَحْيَى ﴿11﴾ صَاحِبِ رِضْوَانِ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ۔

## اچھے نام رکھنا بچوں کا حق ہے:

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کی سیرت مبارک سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے برگزیدہ بندوں کے نام پر اپنے بچوں کے نام رکھنا صحابہ کرام رِضْوَانُ اللہ تَعَالَى عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی سنت ہے۔ اور یاد رکھئے کہ اولاد کا والدین پر یہ حق ہے کہ وہ اپنے بچوں کا اچھا نام رکھیں۔ چنانچہ،

حضور نبی پاک، صاحبِ نولاک صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ اولاد کا والد پر یہ حق ہے کہ اُس کا اچھا نام رکھے اور اچھا اَدَب سکھائے۔“

(کنز العمال، کتاب النکاح، الحدیث: ۴۵۱۸۴، ج ۱۶، ص ۱۷۳)

## نام کیسے رکھے جائیں؟

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 188 صفحات پر مشتمل کتاب، ”تربیتِ اولاد“ صفحہ 66 تا 67 پر ہے: والدین کو چاہئے کہ بچے کا اچھا نام رکھیں کہ یہ اُن کی طرف سے اپنے بچے کے لئے سب سے پہلا اور بنیادی تحفہ ہے جسے وہ عمر بھر اپنے سینے سے لگائے رکھتا ہے یہاں تک کہ جب

میدانِ حشر بپا ہوگا تو وہ اسی نام سے مالکِ کائنات عَزَّوَجَلَّ کے حضور بلایا جائے گا جیسا کہ حضرت سیدنا ابو ذر رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سَيَّاحِ افلاک صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”قیامت کے دن تم اپنے اور اپنے آبا کے ناموں سے پکارے جاؤ گے لہذا اپنے اچھے نام رکھا کرو۔“

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی تغیر الاسماء، الحدیث ۴۹۴۸، ج ۴، ص ۳۷۴)

اس حدیثِ پاک سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو اپنے بچے کا نام کسی فلمی اداکار یا (مَعَاذَ اللہ) کُفار کے نام پر رکھ دیتے ہیں، اس سے بدترین ذلت کیا ہوگی کہ مسلمانوں کی اولاد کو کل میدانِ محشر میں کافروں کے ناموں سے پکارا جائے۔

ہمارے معاشرے میں بچے کے نام کے انتخاب کی ذمہ داری عموماً کسی قریبی رشتہ دار مثلاً دادی، پھوپھی، چچا وغیرہ کو سونپ دی جاتی ہے اور عموماً مسائل شرعیہ سے نا بلند ہونے کی وجہ سے وہ بچوں کے ایسے نام رکھ دیتے ہیں جن کے کوئی معافی نہیں ہوتے یا پھر اچھے معافی نہیں ہوتے، ایسے نام رکھنے سے احتیاز کیا جائے۔ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے اسمائے مبارکہ اور صحابہ کرام و تابعین عَظَمَاء اور اولیائے کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن کے نام پر نام رکھنے چاہئیں جس کا ایک فائدہ تو یہ ہوگا کہ بچے کا اپنے اسلاف سے روحانی تعلق قائم ہو جائے گا اور دوسرا ان نیک ہستیوں سے موسوم ہونے کی برکت سے اس کی زندگی پر

مَدَنی اثرات مُرتب ہوں گے۔

حضرت سیدنا ابو وہب جُشَمی رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سُرور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”انبیاء (عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام) کے ناموں پر نام رکھو۔“ (سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی تغیر الاسماء، الحدیث: ۴۹۵۰، ج ۴، ص ۳۷۴)

## ناموں کی تاثیر:

پیارے اسلامی بھائیو! بعض اوقات کہا جاتا ہے کہ ”فلاں اسم بامُستحی ہے“ یعنی جیسا نام ویسی اُس کی شخصیت ہے۔ چنانچہ، دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 312 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“ حصہ سولہ صفحہ 244 پر صدر الشریعہ، بدر الطریقہ حضرت علامہ مولینا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی نے ایک حدیثِ پاک نقل فرمائی ہے کہ سعید بن مُسیب رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مروی، کہتے ہیں، میرے دادا نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا: تمہارا کیا نام ہے؟ انہوں نے کہا: حَزْن۔ فرمایا: تم سہل ہو۔ یعنی اپنا نام سہل رکھو کہ اس کے معنی ہیں نرم اور حَزْن سخت کو کہتے ہیں۔ تو انہوں نے کہا کہ جو نام میرے باپ نے رکھا ہے، اسے نہیں بدلوں گا۔ سعید بن مُسیب کہتے ہیں، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم میں

اب تک سختی پائی جاتی ہے۔ (صحیح البخاری، کتاب الادب، باب تحویل الاسم

الی اسم احسن منه، الحدیث: ۶۱۹۳، ص ۵۲۲)

اور ایک روایت میں ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم  
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ایک شخص سے پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟ اُس نے بتایا: ”جَمْرَه  
(یعنی دہکتا ہوا انگارا)۔“ باپ کا نام پوچھا تو بولا: شَهَاب (یعنی سُلگتی آگ کا شعلہ)۔  
قبیلے کا نام دریافت کرنے پر اُس نے بتایا: حُرْقَه (آگ میں جل کر سیاہ ہو جانے والی  
شے)۔ وَطْن کا نام پوچھا تو اُس نے جواب دیا: حَرَّةُ النَّار (آگ کی پیش)۔ آپ  
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نے پوچھا کہ یہ کہاں واقع ہے؟ عرض کی کہ یہ ذَاتُ لُطَى (آگ  
کی لپٹ جس میں دھواں نہ ہو) میں ہے۔ اُس شخص کا یہ تعارف سُن کر آپ  
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: اپنے اہل و عیال کی جلد خبر لو کہیں وہ جل کر خاک نہ ہو  
گئے ہوں۔ وہ شخص اپنے گھر گیا تو واقعی اس کے گھر کو آگ لگ چکی تھی اور سب  
کے سب جل مرے تھے۔ (الموطا، کتاب الاستئذان، باب ما یکرہ من الاسماء،

الحدیث: ۱۸۷۱، ج ۲، ص ۴۵۴)

**اہم نوٹ:** بچوں کے نام کیسے رکھے جائیں اس کے متعلق مزید شرعی رہنمائی حاصل  
کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 312 صفحات پر  
مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“ حصہ سو اہواں کا مطالعہ کیجئے۔



## حقیقی تجارت

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ایک کامیاب تاجر تھے اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک کامیاب تاجر گھائے کا سودا کر لے؟ چنانچہ، اسلام قبول کرنے کے بعد آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نے جو تجارت کی وہ بڑی ہی نفع مند ثابت ہوئی اس طرح کہ آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اپنا تِن مِّن دَهْن سب کچھ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے محبوب کریم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نام پر قربان کر دیا اور اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی اسے قبول فرمالیا۔ چنانچہ،

ایسے ہی لوگوں کے متعلق اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ  
تَرْجُمَهُ كَنْزَ الْإِيمَانِ: اور کوئی آدمی  
ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ وَاللَّهُ  
اپنی جان بیچتا ہے اللہ کی مرضی چاہنے  
رَأَوْفٍ بِالْعِبَادِ (پ ۲، البقرة: ۲۰۷) میں اور اللہ بندوں پر مہربان ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اسلام قبول کرنے کے بعد آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ہر لمحہ حُسنِ اخلاق کے پیکر، محبوبِ رَبِّ اکبر صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شانہ بشانہ کھڑے رہے۔ ظلم و ستم کی آندھیاں چلیں تو گھبرائے نہ پچھتائے بلکہ اپنے محبوب کریم

صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نصیحت کے مطابق کبھی صبر کا دامن ہاتھ سے نہ جانے

دیا اور جب اسلامی فتوحات کے نتیجے میں تعیش و فراوانی کا دور آیا تو مال و دولت کی

چمک دمک آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ پر اثر انداز نہ ہو سکی۔ چنانچہ،

حضرت سیدنا طَلْحَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کی زوجہ، حضرت سَعْدِی بنتِ عَوْف رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فرماتی ہیں کہ ایک دن حضرت سیدنا طَلْحَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ تشریف لائے تو میں نے انہیں رنجیدہ خاطر دیکھ کر سبب پوچھا اور عرض کی: ”کیا مجھ سے کوئی خطا ہو گئی ہے؟“ فرمانے لگے: ”نہیں! پریشان تو ہوں مگر اس کا سبب آپ نہیں، آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا تو ایک مردِ مسلم کی نیک بیوی ہیں، بلکہ میری پریشانی کا سبب یہ ہے کہ میرے پاس کافی مقدار میں مال جمع ہو گیا ہے اور سمجھ میں نہیں آ رہا کہ اس کا کیا کروں؟“ فرماتی ہیں، میں نے عرض کی: ”یہ بھی کوئی پریشانی والی بات ہے، آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اسے (راہِ خدا میں) تقسیم فرمادیں۔“ پس حضرت سیدنا طَلْحَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نے سارا مال لوگوں میں تقسیم فرما دیا یہاں تک کہ ایک درہم بھی نہ چھوڑا۔ حضرت سَعْدِی بنتِ عَوْف رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فرماتی ہیں کہ میں نے جب حضرت سیدنا طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کے خزانچی سے مال کی مقدار معلوم کی تو اس نے 4 لاکھ درہم بتائی۔ (الطبقات الكبرى لابن سعد، الرقم ۴۷ طلحة بن عبيد الله، ج ۳، ص ۱۶۵، المعجم الكبير،

الحديث: ۱۹۵، ج ۱، ص ۱۱۲)

## اللہ عَزَّوَجَلَّ سے تجارت کا نفع

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی طرح جو بھی راہِ خدا میں مال خرچ کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اپنی برکتوں سے کبھی بھی خالی اور محروم نہیں رہنے دیتا۔ چنانچہ،  
فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ  
قَرْضًا حَسَنًا فَيُضْعِفَ لَهُ  
أضعافًا كَثِيرَةً وَاللَّهُ  
يَقْبِضُ وَيَبْصُطُ (البقرة: ۲۴۵)

ترجمہ کنز الایمان: ہے کوئی جو  
اللہ کو قرضِ حسن دے تو اللہ اس کے  
لئے بہت گنا بڑھادے اور اللہ تنگی اور  
کشائش کرتا ہے۔

صَدْرُ الْإِفاضِل حضرت علامہ مولینا محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْہَادِی  
”خزائنُ العرفان“ میں اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: راہِ خدا میں  
خرچ کرنے کو قرض سے تعبیر فرمایا یہ کمال لطف و کرم ہے بندہ اس کا بنایا ہوا اور  
بندے کا مال اس کا عطا فرمایا ہوا حقیقی مالک وہ اور بندہ اس کی عطا سے مجازی ملک  
رکھتا ہے مگر قرض سے تعبیر فرمانے میں یہ دل نشین کرنا منظور ہے کہ جس طرح قرض  
دینے والا اطمینان رکھتا ہے کہ اس کا مال ضائع نہیں ہوا وہ اس کی واپسی کا مستحق  
ہے ایسا ہی راہِ خدا میں خرچ کرنے والے کو اطمینان رکھنا چاہئے کہ وہ اس انفاق کی

جزایا یقین پائے گا اور بہت زیادہ پائے گا۔

(بخاری، العرفان، پ ۲، البقرة، تحت الاية: ۲۴۵)

## سَيِّدُنَا طَلْحَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کا یومیہ نفع

پیارے اسلامی بھائیو! راہِ خدا میں دی جانے والی چیز ہرگز ضائع نہیں ہوتی آخرت میں اجر و ثواب کی حق داری تو ہے ہی، بعض اوقات دنیا میں بھی اضافے کے ساتھ ہاتھوں ہاتھ اس کا نعم البدل عطا کیا جاتا ہے اور یہ یقینی بات ہے کہ راہِ خدا میں دینے سے مال بڑھتا ہے گھٹتا نہیں جیسا کہ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: ”دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”صَدَقَہ مال میں کمی نہیں کرتا۔“ (صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب استحباب العفو و التواضع، الحدیث ۲۵۸۸، ص ۱۳۹۷)

حضرت سیدنا طلحہ بن عبد اللہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ سے جو تجارت کی تھی اس کا حقیقی نفع تو یقیناً انہیں آخرت میں ملے گا مگر دنیا میں بھی آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اس کی برکتوں سے محروم نہ رہے۔ چنانچہ،

مروی ہے کہ حضرت سیدنا طلحہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کی یومیہ آمدنی ایک ہزار

درہم سے زائد تھی۔ (المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۹۶، ج ۱، ص ۱۱۲)

## دنیا کی بے وقعتی

پیارے اسلامی بھائیو! جو لوگ حبیبِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جلووں میں گم ہوتے ہیں اُن کی نظروں میں دنیا و مافیہا کی کوئی وقعت نہیں ہوتی، یہ دنیا سے دور بھاگتے ہیں اور ہر وقت سفرِ آخرت کے لئے زورِ راہ تیار کرنے میں مشغول رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب حُسنِ اخلاق کے پیکر صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سب سے بہتر انسان کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”صاف دل اور سچی زبان والا انسان سب سے بہتر ہے۔“ عرض کی گئی: ”صاف دل والے کون ہیں؟“ فرمایا: ”وہ مُتَّقِی و پرہیزگار مسلمان جن کے دل میں (ذُرّہ برابر) نافرمانی اور بُغض و حسد نہ ہو۔“ عرض کی گئی: ”اس کے بعد؟“ فرمایا: ”جو دنیا سے نفرت کریں اور آخرت سے محبت۔“

(شعب الایمان للبیہقی، باب حفظ اللسان، ج ۴، ص ۲۰۵)

## محبت کی کنجی:

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی محبت پانے کے لئے لازم ہے کہ بندہ دنیا سے بے رغبت ہو جائے۔ جیسا کہ حضور نبیِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”جب تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب بننا چاہو تو دنیا سے بے

رغبت ہو جاؤ۔“ (قوت القلوب، الفصل التاسع والعشرون، ج ۱، ص ۱۹۵)



## سَخَاوَت، زُہد کی کنجی ہے:

شیخ ابوطالب مکی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ دنیا سے بے رغبت ہونے کے لئے سب سے پہلے سخاوت کو اپنانا پڑتا ہے کیونکہ جو سخی نہ ہو وہ دنیا سے بے رغبت نہیں ہو سکتا اور جو دنیا سے منہ نہ موڑے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب بھی نہیں ہو سکتا۔ (قوت القلوب، الفصل التاسع والعشرون، ج ۱، ص ۱۹۵)

## سَيِّدُنَا طَلْحَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کی سخاوت

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ کا شمار بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ایسے بندوں میں ہوتا ہے جنہوں نے اپنی زندگی میں ہمیشہ دنیا کو اپنے جوتے کی نوک پر رکھا اور کبھی بھی اس سے دل نہ لگایا اور جو کمایا اسے جمع نہ کیا بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا حاصل کرنے کے لئے راہِ خدا میں خرچ کر دیا۔ چنانچہ،

ایک بار آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ نے ایک زمین سات لاکھ درہم میں فروخت کی اور یہ مال بعض وجوہات کی وجہ سے ایک رات آپ کے پاس رہ گیا تو ساری رات آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ پریشان رہے یہاں تک کہ صبح ہوتے ہی آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ نے وہ سارا مال تقسیم فرما دیا۔ (الزہد للامام احمد بن حنبل، اخبار طلحة بن عبید

اللہ، الحدیث: ۷۸۳، ص ۱۶۸)

اسی طرح امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی (متوفی ۷۴۸ھ)

سیرِ اَعْلَامِ النُّبَلَاء میں فرماتے ہیں کہ ایک بار حضرت سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ کورات کے وقت حَضْرَتُ مَوْت سے سات لاکھ درہم موصول ہوئے تو پریشان اور بے چین ہو گئے۔ زوجہ محترمہ نے عرض کی: ”آج آپ کو کیا ہوا ہے؟“ فرمایا کہ مجھے یہ فکر دامنگیر ہے کہ جس بندے کی راتیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عبادت کرتے ہوئے گزرتی ہوں، گھر میں اس قدر مال کی موجودگی میں آج اُس کی بارگاہ میں کیسے حاضر ہو گا؟ تو مَدَنی سوچ کی مالک آپ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ کی زوجہ نے بڑے اَدب سے عرض کی: اس میں پریشانی کی کیا بات ہے؟ آپ اپنے نادار دوستوں کو کیوں بھول رہے ہیں؟ صبح ہوتے ہی انہیں بلا کر یہ سارا مال ان میں تقسیم کرنے کی نیت فرما لیجئے اور اس وقت بڑے اطمینان کے ساتھ ربِّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہو جائیے۔ نیک بخت زوجہ کی یہ بات سُن کر آپ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ کا دل خوشی سے سرشار ہو گیا اور آپ نے فرمایا: آپ واقعی نیک باپ کی نیک بیٹی ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! جان لیجئے کہ یہ نیک باپ کی نیک بیٹی کوئی اور نہیں بلکہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ کی آنکھوں کی ٹھنڈک یعنی حضرت سیدتنا اُمّ کلثوم رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہَا تھیں۔ چنانچہ،

صبح ہوتے ہی حضرت سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نے

مہاجرین و انصار میں سارا مال تقسیم کرنا شروع کر دیا اور اس میں سے کچھ حصہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْکَرِیْم کی خدمت میں بھی بھیجا۔ اچانک آپ کی زوجہ محترمہ حاضر ہوئیں اور عرض کی: ”اے ابو محمد! کیا اس مال میں گھر والوں کا بھی کچھ حصہ ہے؟“ تو ارشاد فرمایا: ”آپ کہاں رہ گئی تھیں، چلیں جو باقی بچ گیا ہے وہ سب آپ لے لیں۔“ فرماتی ہیں کہ جب بقیہ مال کا حساب کیا تو وہ صرف ایک ہزار درہم ہی رہ گیا تھا۔

(سیر اعلام النبلاء، الرقم ۷ طلحہ بن عبید اللہ، ج ۳، ص ۱۹۰ . مفہوماً)

## بن مانگے دیتے:

حضرت سیدنا قُبَيْصَةُ بْنُ جَابِر رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کی صحبت میں رہا تو میں نے ان سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا جو بن مانگے لوگوں میں کثیر مال بانٹتا ہو۔

(المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۹۴، ج ۱، ص ۱۱۱)

## سَيِّدُنَا طَلْحَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَا تَوَكَّل

حضرت سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کی زوجہ، حضرت سَعْدِی

بنت عوف رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا بیان کرتی ہیں کہ ”حضرت سیدنا طلحہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

نے ایک دن ایک لاکھ درہم راہِ خدا میں صدقہ کئے اور اس دن آپ

رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نماز کے لئے مسجد نہ جاسکے کیونکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا لباس ایسا نہ تھا جسے پہن کر مسجد میں چلے جاتے۔“ (موسوعة لابن الدنیا، کتابِ اصلاح

المال، باب فضل المال، الحدیث: ۹۷، ج ۷، ص ۴۲۴)

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حضرت سیدنا طلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنی ضرورت کے لئے بھی کچھ بچا کر نہ رکھا بلکہ سب کچھ دوسرے حاجت مندوں کو عطا کر دیا۔ چنانچہ،

## بھوکا شیر

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1548 صفحات پر مشتمل کتاب، ”فیضانِ سنت“ صفحہ 806 تا 808 پر شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے حضرت سیدنا داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے حوالے سے اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دینے کے متعلق ایک بڑی ہی خوبصورت حکایت نقل فرمائی ہے۔ چنانچہ،

حضرت سیدنا داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ”میں نے شیخ احمد حمادی سرخسی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی سے ان کی توبہ کا سبب پوچھا، تو کہنے

لگے: ”ایک بار میں اپنے اُونٹوں کو لیکر ”سُر خُس“ سے روانہ ہوا۔ دورانِ سفر جنگل

میں ایک بھوکے شیر نے میرا ایک اُونٹ زخمی کر کے گرا دیا اور پھر بلند ٹیلے پر چڑھ کر ڈکارنے لگا، اُس کی آواز سنتے ہی بہت سارے دَرندے اکٹھے ہو گئے۔ شیر نیچے اُتر اور اُس نے اُسی زخمی اُونٹ کو چیرا پھاڑا مگر خود کچھ نہ کھایا بلکہ دوبارہ ٹیلے پر جا بیٹھا، جمع شدہ دَرندے اُونٹ پر ٹوٹ پڑے اور کھا کر چلتے بنے، باقی ماندہ گوشت کھانے کیلئے شیر قریب آیا کہ ایک لنگڑی لومڑی دُور سے آتی دکھائی دی، شیر واپس اپنی جگہ چلا گیا۔ لومڑی حسبِ ضرورت کھا کر جب جا چکی تب شیر نے اُس گوشت میں سے تھوڑا سا کھایا۔ میں دُور سے یہ سب دیکھ رہا تھا، اچانک شیر نے میرا رخ کیا اور بڑبانِ فصیح بولا: ”احمد! ایک اُٹمہ کا ایثار تو کتوں کا کام ہے مردانِ راہِ حق تو اپنی جان بھی قربان کر دیا کرتے ہیں۔“ میں نے اِس انوکھے واقعہ سے متاثر (مُت - عَث - ثَر) ہو کر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کی اور دنیا سے کنارہ کش ہو کر اپنے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے لو لگالی۔“

(کَشَفُ الْمَحْجُوب، مترجم، ص ۳۸۳)

## مُرغی کا توکل

اِس حکایت کے نقل کرنے کے بعد شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ

اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ



فرماتے ہیں: ”میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! بھوکے شیر نے اپنا شکار

دوسرے جانوروں پر ایثار کر کے بھوک برداشت کرنے کی بہترین مثال قائم کی اور پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے اُس نے کتنی زبردست نصیحت کی کہ ”ایک لقمہ کا ایثار تو کُتوں کا کام ہے مرد کو چاہئے کہ اپنی جان قربان کر دے۔“ مگر آہ! آج کے ہم جیسے بے عمل مسلمان ایک لقمہ کا ایثار تو کیا کریں گے جن سے بَن پڑتا ہے وہ دوسروں کے منہ سے بھی لقمہ چھین لیتے ہیں بلکہ ایک لقمہ کی خاطر بعض اوقات قتل و غارت گری تک سے نہیں چُوتے۔ ڈھیروں ڈھیر غذائیں موجود ہونے کے باوجود ایک ایک ”ککڑے“ کی خاطر فساد برپا کرتے پھرتے ہیں۔ کہا جاتا ہے: ”صِرَف تین ذی روح ایسے ہیں جو غذاؤں کا ذخیرہ کرتے ہیں: (۱) ہم جیسے گنہگار) انسان (۲) چوہا اور (۳) چوٹی۔“ ان کے علاوہ کوئی بھی حیوان دوسرے وقت کیلئے بچا کر نہیں رکھتا، آپ نے مرغی کا تو کُل دیکھا ہوگا، اُس کو پانی کا پیالہ پیش کیا جاتا ہے تو پی چُھنے کے بعد پیالے کے کنارے پر پاؤں رکھ کر اس کو اُلٹ دیتی ہے، اسے اپنے اللہ عَزَّوَجَلَّ پر کامل بھروسہ ہوتا ہے کہ ابھی پلایا ہے تو پیاس لگنے پر دوبارہ بھی پلائے گا۔ اور لُطف کی بات یہ ہے کہ اُس کو پلانے کی خدمت بھی انسان سے لی جاتی ہے۔ ہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کا تو کُل بے مثال ہوتا ہے۔ تو کُل کی ایک تعریف یہ بھی ہے کہ ”صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی

عنایت پر بھروسہ کرے اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اُس سے مایوس ہو جائے۔“

(ملخص از رسالۃ القشیریہ، باب التوکل، ص ۱۶۹)

پیارے اسلامی بھائیو! امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی نقل کردہ اس حکایت اور اس کے تحت بیان کئے گئے درس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سیدِ ناطلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ تو کُل کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے، یہی وجہ ہے کہ آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے سب کچھ دوسروں کو دے دیا اور اپنی ذات کے لئے کچھ بھی بچا کر نہ رکھا۔

## سَيِّدُ نَا طَلْحَہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے الْقَاب

حضرت سیدِ ناطلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی انہی صفات کی وجہ سے سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبانِ حق سے آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو الْفَيَاض، الْجُود اور الْخَيْر کے لقب عطا ہوئے۔ چنانچہ،

حضرت سیدِ ناطلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ خود بیان کرتے ہیں کہ غزوہٗ اُحُد کے دن مکی مدنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے طَلْحَہ الْخَيْر، غزوہٗ عَشیرہ میں طَلْحَہ الْفَيَاض اور غزوہٗ حُنَین میں طَلْحَہ الْجُود کے

القبابات سے یاد فرمایا۔ (المعجم الكبير، الحديث: ۱۹۷، ج ۱، ص ۱۱۲)

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا امام عَبْدُ الرَّءُوفِ مُنَاوِی  
عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْقَوِی (مُتَوَفَّى ۱۰۳۱ھ) ”فَيْضُ الْقَدِيرِ شَرْحُ جَامِعِ الصَّغِيرِ“ میں  
فرماتے ہیں کہ محبوبِ ربِّ داور، شفیعِ روزِ محشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے آپ  
رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو ان القبابات سے نوازنے کی وجہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا کثرت  
سے سخاوت کرنا ہے۔ مثلاً

✽..... ایک بار آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے سات لاکھ کی زمین بیچی اور  
ساری رقم فقرا میں تقسیم فرمادی۔

✽..... ایک بار آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے کسی رشتہ دار نے سوال کیا تو فوراً  
(پاس موجود) تین سو درہم یادینار عطا فرمادیئے۔

✽..... آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہر سال اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ سَیِّدَتُنَا عَائِشَہ صَدِّیقَہ  
رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی خدمت میں دس ہزار درہم بھیجا کرتے۔

✽..... ایک دن آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک لاکھ درہم تقسیم فرمائے اور  
حالت یہ تھی کہ اس دن آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس مناسب لباس نہ تھا جسے  
پہن کر نماز کے لئے تشریف لے جاتے۔

(فیض القدیر، حرف الطاء، تحت الحديث: ۵۲۷، ج ۴، ص ۳۵۷)

## سَيِّدُنَا طَلْحَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کے فضائل

”تاریخ مدینہ دمشق“ میں حضرت سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

کا تعارف کچھ یوں بیان کیا گیا ہے:

..... \* آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کا شمار اُن دس اکابر صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَان

میں ہوتا ہے جن کو دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دنیا ہی میں جنتی ہونے کی خوشخبری دے دی تھی۔

..... \* آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اُن آٹھ افراد میں سے ایک ہیں جنہوں نے

سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ \* ..... آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کا شمار ان پانچ صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَان میں ہوتا ہے جو امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق کے ہاتھوں مسلمان ہوئے۔

..... \* آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اُن چھ بزرگ ترین ہستیوں میں سے ایک

ہیں جو خلافت کے بارے میں امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کی بنائی گئی مجلس شوریٰ کے ارکان تھے۔

..... \* آپ اُن خوش نصیب صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَان میں سے ایک ہیں

جن سے مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آخری وقت تک راضی تھے۔

(تاریخ مدینہ دمشق، الرقم ۲۹۸۳ طلحہ بن عبید اللہ، ج ۲۵، ص ۵۴)

## سیدنا جبرائیل علیہ السلام کا سلام:

امام ابو جعفر مُجْتَبِی طَبْرِی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی (مُتَوَفَّی ۳۱۰ھ) امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک رات رسول اکرم، شاہ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اونٹ کا گجاوہ گر گیا تو میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: ”جو میرا گجاوہ دُرُست کرے گا، اس کے لئے جَنّت کی بشارت ہے۔“ تو حضرت سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فوراً آگے بڑھ کر یہ سعادت اپنے نام کر لی۔ جب سید عالم، نُورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سوار ہوئے تو ارشاد فرمایا: ”اے طلحہ! یہ جبرائیل تمہیں سلام کہہ رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں قیامت کی ہولناکیوں میں آپ کے ساتھ ہوں گا اور آپ کو ان سے بچاؤں گا۔“

(الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ، الباب الخامس فی مناقب ابی محمد طلحۃ بن عبید اللہ، الفصل السادس، ذکر اختصاص بالمبادرة الی تسویۃ رحل رسول اللہ حین دعا لى ذلك، ج ۲، الجزء الرابع، ص ۲۵۴)

## جنتی پڑوسی:

پیارے اسلامی بھائیو! اس سے معلوم ہوا کہ جن دُنِیٰ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کو جَنّت کی خوشخبری دی گئی تھی حضرت سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا



شمار بھی اُن عشرہ مبشرہ میں ہوتا ہے مگر یہ خوشخبری پانے کے باوجود جب بھی آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کو مزید برکتیں حاصل کرنے کا موقع ملا آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نے کبھی ہاتھ سے جانے نہ دیا۔ اور اس پر مزید انعام یہ ملا کہ آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کو جَنّت میں شہنشاہِ ابرار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوس مل گیا۔ چنانچہ،

امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالَى وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے کانوں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے عُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ طلحہ اور زبیر (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا) جَنّت میں میرے پڑوسی ہوں گے۔ (جامع الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب طلحہ بن عبید اللہ، الحدیث: ۳۷۶۲، ج ۵، ص ۴۱۳)

### جَنّت واجب ہوگئی:

غزوہ اُحُد کے دن دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دوہری زرہ پہن رکھی تھی۔ جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک چٹان پر چڑھنے کا ارادہ فرمایا تو (زرہ کی وجہ سے) اوپر چڑھنے میں مشقت ہوئی چنانچہ، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کو نیچے بٹھا کر اوپر چٹان پر تشریف فرما ہو گئے۔ راوی فرماتے ہیں

کہ اُس وقت میں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ طلحہ

کے لئے (جنت) واجب ہوگئی۔ (جامع الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب

طلحہ بن عبید اللہ، الحدیث: ۳۷۵۹، ج ۵، ص ۴۱۲)

## شہادت کی خوشخبری:

حضرت جابر بن عبد اللہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ میں نے سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ جو زمین پر چلتے پھرتے کسی شہید کو دیکھ کر خوش ہونا چاہتا ہو وہ طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھ لے۔ (المرجع السابق، الحدیث: ۳۷۶۰)

## خاندانِ مصطفیٰ سے تعلق:

پیارے اسلامی بھائیو! امام ابو جعفر محبتِ طبری (متوفی ۳۱۰ھ) عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْعَظِیْمِ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا حُسنِ اخلاق کے پیکر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خاندان سے ایک خاص تعلق تھا اور وہ یہ کہ آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اُمِّ المؤمنین حضرت سیدتنا زینب بنتِ جحش رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی بہن حضرت سیدتنا حمّٰنہ بنتِ جحش رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے شادی کی تھی اور یہ دونوں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے عُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پھوپھی سیدہ اُمّیمہ بنتِ عبد المطلب کی صاحبزادیاں تھیں۔

(الرياض النضرة في مناقب العشرة، الباب الخامس في مناقب ابي محمد طلحة)

بن عبید اللہ، الفصل السادس، ذکر انه سلف النبی فی الدنیا و الآخرة، ج ۲،

الجزء الرابع، ص ۲۵۹)

## هِجْرَت

سَيِّدُ الْمُبَلِّغِينَ، رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَوَجِبَ هِجْرَتُكَ كَأَحْكَمٍ هُوَ أَوْرَآپ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نِي مَكَّة شَرِيف زَادَهَا اللَّهُ شَرَفًا وَتَعْظِيمًا سِي مَدِينَةِ مَنُورِهِ كِي جَانِبِ رَحْمَتِ سَفَرِ بَانْدَهَا۔ اس وقت حضرت سَيِّدُ نَاطِلِحَةِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ تِجَارَتِ كِي غَرَضِ سِي مَلِكِ شَامِ كِي هُوئے تھے۔ چُنَانِجِي، جب آپ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَقَامِ خَرَّارِ سِي مَدِينَةِ شَرِيفِ رَوَانِه هُوئے تُو رَاسْتِي مِيں حضرت سَيِّدُ نَاطِلِحَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِي مِل كِيے۔ آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ چُونَكِي كِيڑِي كِي تَاجِرِ تھے لِهَذَا آپ نِي رَحْمَتِ عَالَمِ، نُورِ مُجَسَّم صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اُورِ امِيرُ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سَيِّدُ نَا اَبُو بَكْرِ صَدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كِي خِدْمَتِ مِيں شَامِي لِبَاسِ پِيش كِيَا اُورِ عَرَضِ كِي: ”اِهْلِ مَدِينَةِ آپ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كِي آمد كِي اِنْتِظَارِ مِيں آنكهيں بَجَھَايِي بِيٹِي هِيں۔“ تُو سَرَكَارِ نَانْدَارِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نِي اِهْلِ مَدِينَةِ كُو اِنْتِظَارِ كِي تَكْلِيفِ سِي بَجَانِي كِي لِي اِيْنَا سَفَرِ تِيْزِ كَر دِيَا اُورِ حضرت سَيِّدُ نَاطِلِحَةِ

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَلَكٌ كِي جَانِبِ چَل پڑے۔ مَلَكٌ مَكْرَمٌ رَاَدَا اللَّهُ شَرَفًا وَتَعْظِيمًا پُہنچ کر

آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ضروری کاموں سے فراغت حاصل کی اور پھر حُسنِ اخلاق کے پیکر، محبوبِ رَبِّ اکبر صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رُفوں کے اُس اسیر نے امیرِ اُمویّین سَیِّدُنا صَدِّیقِ اکبر رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کے اہل خانہ کو ساتھ لیا اور مدینہ منورہ رَاَدَا اللَّهُ شَرَفًا وَتَعْظِيمًا پیکرِ حُسن و جمال صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں جا پہنچے۔

(تاریخ مدینہ دمشق، الرقم ۲۹۸۳ طلحة بن عبید اللہ، ج ۲۵، ص ۶۶)

## اُخُوّت و بھائی چارہ

حضرت سَیِّدُنا طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ اور حضرت سَیِّدُنا زُبَیْرُ بْنُ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْہُمَا نے جب اسلام قبول کیا اور اپنے بھی بیگانے ہو گئے تو حضور نبی کریم، رَءُوفٌ رَحِيمٌ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہجرت سے قبل مَلَكٌ مَكْرَمٌ میں ان دونوں کو بھائی بھائی بنا دیا جسے مُوَاخَات کے نام سے جانا جاتا ہے اور ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں سرورِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سَیِّدُنا طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ اور حضرت سَیِّدُنا ابوالیوب انصاری رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْہُمَا کے درمیان مُوَاخَات قائم فرمائی۔

(اسد الغابۃ، باب الطاء طلحة بن عبید اللہ القرشی، ج ۳، ص ۸۴)

## جانثاری و وفا شعاری

مدینہ شریف کی زندگی مکہ مکرمہ سے کافی مختلف تھی۔ مدینہ شریف کے برعکس مکہ مکرمہ میں اسلامی تعلیمات پر عمل کرنا جان جوکھوں میں ڈالنے کے مترادف تھا۔ لہذا مدینہ شریف پہنچ کر مسلمانوں نے سکھ کا سانس لیا ہی تھا کہ کفار مکہ کو یہ بھی نہ بھایا اور وہ آمن و آشتی کا درس دینے والوں کو خاک و خون میں نہلانے کے درپہ ہو گئے۔ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مکہ مکرمہ میں جو صبر کا دامن تھامے رہنے کا حکم دیا تھا اب مدینہ منورہ میں کفارِ بد اطوار کی شر انگیزیوں کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے کا حکم دیا گیا۔

پیارے اسلامی بھائیو! مکہ مکرمہ کی صعوبتوں اور مشکل گھڑیوں میں صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے صبر کا دامن تھامے رکھا اور کبھی ان کے پایہ استیقلال میں فرق نہ آیا بلکہ یہ سختیاں تو مزید ان کے ایمان کی پختگی کا باعث بنیں۔ جیسا کہ کسی شاعر نے صحابہ کرام کے اس فعل کو اپنانے کی ترغیب دلاتے ہوئے کیا خوب کہا ہے:

تَنْدَى بِادٍ مُّخَالَفٍ سَہْ نَہْ گھبرا اے عَقَاب

یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لئے

حضرت سَیِّدُنا طَلْحَہ بن عُبَیْد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا شمار ان جانثار صحابہ کرام

عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں ہوتا ہے جنہوں نے اپنا ثمن دھن سب کچھ راہِ خدا میں قربان



کرنے کا عہد کر رکھا تھا۔ یہ لوگ ہر لمحہ اس بات کے منتظر رہتے کہ کب کوئی نیا حکم آئے اور اس پر عمل پیرا ہونے میں سبقت لے جائیں۔ یہی وجہ ہے کہ حق و باطل کے درمیان ہونے والے پہلے معرکہ یعنی غزوہ بدر میں حضرت سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ شریک نہ ہو سکے کیونکہ آپ مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حکم بجالانے میں مصروف تھے۔ پس یہی وجہ ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے غزوہ کے ختم ہونے کے بعد نہ صرف آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کو مال غنیمت میں حصہ عطا فرمایا بلکہ اجر و ثواب کی نوید بھی دی۔ چنانچہ،

### مال دنیا کے ساتھ اجرِ آخرت بھی:

الطبقات الكبرى میں ہے کہ سرکارِ مکہ مکرمہ، سردارِ مدینہ منورہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ بات معلوم تھی کہ اہل مکہ کا ایک قافلہ تجارت کی غرض سے ملک شام گیا ہوا ہے اور جب اس کی واپسی کا وقت قریب آیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دس دن قبل حضرت سیدنا طلحہ اور حضرت سیدنا سعید بن زید رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا کو جاسوسی کے لئے روانہ فرمایا یہ دونوں حضرات مقام حوراء پر اس قافلے کے انتظار میں جاٹھہرے، جب قافلہ ان کے پاس سے گزرا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو آگاہ کرنے کے لئے چل پڑے مگر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ معلوم ہو چکا تھا لہذا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کے پہنچنے

سے پہلے ہی صحابہ کرام کو لے کر روانہ ہو گئے۔ ادھر قافلہ والوں کو مسلمانوں کے حملے کے متعلق معلوم ہوا تو انہوں نے اہل مکہ کو مدد کے لئے پکارا اور ساحلی راستہ اختیار کر کے بڑی تیزی سے رات دن سفر کرتے ہوئے مکہ جا پہنچے۔ حضرت سیدنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ اور حضرت سیدنا سعید بن زید رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْهُمَا کو سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی روانگی کا علم نہ تھا۔ جب انہیں مدینہ منورہ پہنچ کر معلوم ہوا تو فوراً آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف روانہ ہوئے اور جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں پہنچے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غزوہ بدر کے خاتمے کے بعد واپس تشریف لا رہے تھے۔

(الطبقات الكبرى لابن سعد، الرقم ۴۷ طلحة بن عبید اللہ، ج ۳، ص ۱۶۲)

علامہ ابن عبد البر قرطبی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالَى عَلَیْہِ (مُتَوَفَى ۴۶۳ ھ) نے ”الاستیعاب فی مَعْرِفَةِ الْأَصْحَاب“ میں ایک روایت ذکر کی ہے کہ حضرت سیدنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ نے بارگاہِ نبوت میں حاضر ہو کر عرض کی: ”کیا انہیں غزوہ بدر میں حاصل ہونے والے مالِ غنیمت سے حصہ ملے گا؟“ تو سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کمالِ شفقت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”ہاں! تمہیں ضرور حصہ ملے گا۔“ اور جب آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ نے اصحاب بدر کو ملنے والے اجر و ثواب کے بارے میں عرض کی کہ میرے اجر کا کیا ہوگا؟ تو

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”تمہیں اجر بھی ملے گا۔“

(الاستیعاب، الرقم ۱۲۸۹ طلحة بن عبید اللہ التیمی، ج ۲، ص ۳۱۷. متعلقاً)

## شجاعت و بہادری

حضرت سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ غزوہ بدر میں چونکہ بہادری کے جوہر نہ دکھاسکے تھے لہذا جب غزوہ اُحُد کے لئے میدان سجا تو آپ اس میں ایسے شہسوار بن کر کودے کہ سب دیکھتے ہی رہ گئے۔ چنانچہ،

اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ جب امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق کو غزوہ اُحُد کی یاد ستاتی تو آپ رونے لگتے اور فرماتے کہ یہ دن تو تھا ہی حضرت سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ کا۔ فرماتے ہیں کہ جب میں (افرائقی کے عالم میں) سب سے پہلے حضور نبی پاک، صاحب لؤلؤ لاک صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف متوجہ ہوا تو میں نے دیکھا کہ ایک شخص بڑی بہادری و جواں مردی سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حفاظت کر رہا ہے، میرے دل میں آیا کہ خدا کرے یہ حضرت سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ ہوں اور وہ واقعی سیدنا طلحہ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ ہی تھے۔ اور مجھے اس وقت سب سے بڑھ کر یہی شے محبوب تھی کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حفاظت پر اس جواں مردی سے جان

نچھاور کرنے والا میری قوم کا فرد ہو۔

(تاریخ اسلام للامام الذهبی، ج ۲، ص ۱۹۰)

## فرشتے پروں پر اٹھالیتے:

غزوہ اُحُد کے موقع پر جب مسلمانوں پر حُسنِ اخلاق کے پیکر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شہادت کی افواہ بجلی بن کر گری تو سب شگستہ دل ہو گئے۔ ایک روایت میں ہے کہ اس عالم میں بارہ ایسے جانثار بھی تھے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے گرد سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح کھڑے تھے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دشمنانِ اسلام کی شرانگیزی سے محفوظ رکھنے کے لئے جانوں کا نذرانہ پیش کر رہے تھے، ان بارہ جانثاروں میں گیارہ انصاری اور ایک مہاجر تھے۔ اور یہ مہاجر حضرت سَیِّدِنا طَلْحَةُ بْنُ عُبَیْدِ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ تھے۔

دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صحابہ کرام کے ہمراہ پہاڑ کی چوٹی پر چڑھنے کی کوشش فرما رہے تھے، جب مشرکین کو معلوم ہوا تو انہوں نے فوراً اس طرف حملہ کر دیا۔ پس شہنشاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ دشمنانِ اسلام کو کون روکے گا؟ شہادت کی تمنا سے سرشار سَیِّدِنا طَلْحَةُ بْنُ عُبَیْدِ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: ”یا رسول اللہ

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! میں انہیں روکتا ہوں۔“ مگر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

نے اجازت نہ دی اور ارشاد فرمایا کہ ابھی تمہارا وقت نہیں آیا۔ چنانچہ، ایک انصاری نے آگے بڑھ کر کُفَّار کی پیش قدمی کو روکنے کی کوشش کی تاکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پہاڑ پر چڑھ کر محفوظ ہو جائیں مگر وہ شہید ہو گئے۔ اس طرح ایک ایک کر کے تمام انصاری صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ نے اپنی جانیں آقا کے نام پر قربان کر دیں اور سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ کے علاوہ کوئی باقی نہ رہا۔ آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ نے کُفَّار کو مزید آگے بڑھتے ہوئے دیکھا تو سرکارِ والا تبار صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اجازت سے کُفَّار پر ایسا حملہ کیا کہ انہیں چھٹی کا دودھ یاد آ گیا۔ اور آخر کار کُفَّار بد اطوار کو اپنے مذموم ارادے میں کامیابی کی کوئی راہ نظر نہ آئی تو وہ بھاگ کھڑے ہوئے۔

ایک روایت میں آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ خود فرماتے ہیں کہ کُفَّار کے اس حملے میں ایک شخص نے تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر وار کرنا چاہا تو میں نے اپنا ہاتھ آگے کر دیا جس کی وجہ سے میرا ہاتھ شل ہو گیا اور تکلیف کی شدت سے منہ سے آواز نکل گئی تو شہنشاہِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اے کاش! تم بسم اللہ کہتے یا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتے تو فرشتے تمہیں اپنے پروں پر اٹھا لیتے اور لوگ تمہیں اپنی آنکھوں سے آسمان میں پرواز کرتا ہوا دیکھ



لیتے۔“ (دلائل النبوة للبيهقي، باب تحريض النبي صلى الله عليه وسلم أصحابه

على القتال يوم احد..... الخ، ج ۳، ص ۲۳۶)

## شجاعت کے ستر سے زائد تمغے:

امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں کہ غزوہ اُحد میں جب ہم حضرت سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کی طرف متوجہ ہوئے تو ہم نے دیکھا کہ محبوبِ ربِّ داور، شفیعِ روزِ محشر صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حفاظت کرتے ہوئے ان کے جسمِ اطہر پر ستر سے زائد چھوٹے بڑے زخم ہیں اور ان کی انگلیاں بھی کٹ چکی ہیں۔ (معرفۃ الصحابة لابى نعیم، معرفۃ طلحة بن عبید اللہ، الحدیث: ۳۶۹، ج ۱، ص ۱۱۲)

پیارے اسلامی بھائیو! بیٹھے بیٹھے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نام پر مرنے میں جو مزہ ہے وہ دنیا کی دوسری کسی بھی شے میں نہیں، یہی وجہ ہے کہ انصاری صحابہ پر وانوں کی طرح رسالت کی شمع پر اپنی جانیں وار کر رہتی دنیا تک اپنے نقوش چھوڑ گئے۔

جان دی ، دی ہوئی اُسی کی تھی

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

علیٰ حضرت، امام اہلسنت، مجددِ دین و ملت، پروانہٴ شمعِ رسالت، مولانا الشاہ

احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن نے حدائقِ بخشش میں اپنے جذباتِ عشق کا اظہار

کچھ یوں فرمایا ہے:

کروں تیرے نام پہ جاں فدا، نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا  
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا، کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

## نذر پوری کرنے والے:

پیارے اسلامی بھائیو! وہ صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ جنہیں کسی وجہ سے غزوہ بدر میں جہاد کا موقع نہ مل سکا تو انہوں نے یہ عہد کر لیا کہ اب اگر انہیں سپہ عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر جان قربان کرنے کی سعادت ملی تو وہ ثابت قدم رہیں گے اور لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ شہید ہو جائیں۔ ان عہد کرنے والوں میں امیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمان غنی، سیدنا طلحہ بن عبید اللہ، سعید بن زید، سیدنا امیر حمزہ اور سیدنا مصعب بن عمیر عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ وغیرہ بھی تھے۔ چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے اس عہد کو اس طرح بیان فرمایا ہے:

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رَجُلٌ صَدَقُوا  
مَاعَاهِدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ  
قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ  
يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا ۝۱۳

ترجمہ کنز الایمان: مسلمانوں میں کچھ  
وہ مرد ہیں جنہوں نے سچا کر دیا جو عہد اللہ  
سے کیا تھا تو ان میں کوئی اپنی مہلت پوری کر  
چکا اور کوئی راہ دیکھ رہا ہے اور وہ ذرا نہ

بدلے۔

(پ ۲۱، الاحزاب: ۲۳)

پیارے اسلامی بھائیو! اس آیت مبارکہ میں جن لوگوں کے بارے میں یہ

آیا ہے کہ انہوں نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا تو ان سے مراد سید الشہداء حضرت سیدنا امیر حمزہ اور حضرت سیدنا مصعب بن عمیر رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا ہیں یعنی یہ میدانِ جہاد میں ثابت قدمی سے لڑتے رہے اور آخر کار شہید ہو گئے اور شہادت کا انتظار کرنے والوں سے مراد امیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمان غنی اور حضرت سیدنا طلحہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا ہیں۔

(الکشاف، پ ۲۱، الاحزاب، تحت الاية: ۲۳، ج ۳، ص ۵۳۲)

اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ میں اپنے گھر میں بیٹھی ہوئی تھی اور نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سُرور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کے ساتھ صُحُن میں تشریف فرما تھے، اسی دوران حضرت طلحہ بن عبید اللہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْہُ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جو کسی ایسے زندہ شخص کو دیکھنا چاہتا ہے جو اپنی مٹیوں پوری کر چکا ہو تو وہ طلحہ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْہُ) کو دیکھ لے۔“ (مسند ابی یعلیٰ، مسند عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، الحدیث: ۴۸۷۷، ج ۴،

ص ۲۷۲، المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۹۵، ج ۱، ص ۱۱۲)

## بِأَدَبٍ بِالنَّبِيِّ:

ترندی شریف میں ہے کہ صحابہ کرام رَضَوُا اللہ تَعَالَى عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ نے ایک اعرابی (دیہاتی) سے کہا جو بارگاہِ نبوی کے آداب سے کما حقہ آگاہ نہ تھا کہ وہ حضور نبی رحمت، شَفِیعِ اُمّتِ صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ان صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے بارے میں پوچھے جن کے بارے میں قرآن کریم میں آیا ہے کہ انہوں نے اپنی نذر (مَنّت) پوری کر دی۔

(پیارے اسلامی بھائیو!) صحابہ کرام رَضَوُا اللہ تَعَالَى عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ حضور نبی کریم، رَءُوفٌ رَّحِیم صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عزّت و عَظَمَت کی وجہ سے عموماً خود سوال کرنے سے بچتے اور کوشش کرتے کہ کوئی اور سوال کرے یا کوئی اعرابی آیا ہوتا تو اس کو سوال کرنے کا کہتے۔ چنانچہ،

جب اس اعرابی نے سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اپنی نذر پوری کرنے والے صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے متعلق استفسار کیا تو آپ صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کوئی جواب نہ دیا، اُس نے دو تین بار یہی سوال کیا مگر آپ صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کوئی جواب نہ دیا۔ حضرت سَیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدِ اللہ رَضِیَ اللہ تَعَالَى عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ اسی اثنا میں، میں مسجد کے دروازے سے داخل ہوا۔ اس وقت میں نے سبز رنگ کا لباس پہنا ہوا تھا، جب

شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے دیکھا تو دریافت

فرمایا: ”وہ کہاں ہے جس نے نذر پوری کرنے والوں کے متعلق پوچھا تھا؟“

اعرابی نے فوراً عرض کی: ”یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں یہیں

ہوں۔“ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (حضرت سیدنا طلحہ بن عبید اللہ

رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ کی طرف دیکھ کر) ارشاد فرمایا: یہ انہی لوگوں میں سے ہیں جنہوں

نے اپنی نذر (مَنّت) کو پورا کیا۔ (جامع الترمذی، کتاب المناقب باب، مناقب

طلحہ بن عبید اللہ، الحدیث: ۳۷۶۳، ج ۵، ص ۴۱۴)

## عاجزی و انکساری

حضرت سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ نے ایک مرتبہ چند لوگوں کو

نماز پڑھائی۔ سلام کے بعد آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور

ارشاد فرمایا: ”میں آگے بڑھنے سے پہلے تم سے اجازت لینا بھول گیا تھا کیا تم

میرے نماز پڑھانے پر راضی ہو؟“ سب نے عرض کی: ”جی ہاں! ہم سب راضی

ہیں اور حضور نبی پاک، صاحبِ لؤلؤ لاک صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حواری (دوست)

کی اقتدا میں نماز پڑھنے کو کون اچھا نہ سمجھے گا؟“ تو آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ نے ارشاد

فرمایا: ”میں نے سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد

فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص کسی قوم کا امام بنے اور وہ اسے پسند نہ کرتے ہوں تو



اس کا نماز پڑھانا جائز نہیں۔ (المعجم الکبیر، الحدیث: ۲۱۰، ج ۱، ص ۱۱۵)

پیارے اسلامی بھائیو! صحابہ کرام رَضَوُا اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی عاجزی و انکساری پر قربان جائیے! حضرت سَیِّدُنا طَلْحَہ بن عُبَیْدُ اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے یہ اس لئے نہیں فرمایا تھا کہ آپ کو لوگوں کے اعتراض کا خدشہ تھا بلکہ آپ نے تو احتیاطاً دریافت فرمایا تھا کہ کسی کو میرے نماز پڑھانے پر اعتراض تو نہیں؟ اور یہ ہو بھی کیسے سکتا ہے کہ جس کو محبوبِ ربِّ داور، شفیعِ روزِ محشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جَنّت کی خوشخبری دی ہو لوگ اس کی اِقتِدا کو اچھا نہ سمجھیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! صحابہ کرام رَضَوُا اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن تقویٰ و پرہیزگاری کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے اور وہ ہمیشہ کوشش کرتے کہ سُنّت کے خلاف کوئی کام نہ کریں۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اپنی زندگیاں قرآن و سُنّت کی ترویج و اشاعت میں صرف کر دیں اور اس راہ میں آنے والی مشکلات کی کچھ پرواہ نہ کی۔ چنانچہ،

## روایتِ حدیث میں احتیاط

بعض صحابہ کرام رَضَوُا اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے روایتِ حدیث کو قرآن و سُنّت کی ترویج و اشاعت کا ذریعہ بنایا اور بعض نے اپنی زندگیوں کو ہی اس طرح سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں کی اتباع کے سانچے میں ڈھال دیا کہ ان

کے شب و روز کے معمولات لوگوں کو سنتوں پر عمل کی ترغیب دلایا کرتے۔ ایسے صحابہ

کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ احادیث بیان کرنے میں بڑے محتاط تھے محض اس ڈر سے کہ بیان کرنے میں کچھ کمی بیشی نہ ہو جائے۔ اگر انہیں ذرہ برابر شک ہوتا کہ یہ الفاظ سرورِ دو جہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نہیں ہیں تو وہ کبھی بیان نہ کرتے۔ چنانچہ،

پیرانہ سالی میں حضرت انس بن مالک رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرمایا کرتے کہ اگر مجھے غلطی کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ضرور احادیث بیان کرتا۔

(سنن الدارمی، مقدمہ، باب اتقاء احادیث، الحدیث: ۲۳۵، ج ۱، ص ۸۸)

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا شمار بھی اُن جلیل القدر صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ میں ہوتا ہے جنہوں نے بہت کم احادیث روایت کی ہیں۔ چنانچہ،

حضرت علامہ بدر الدین عینی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی (مُتَوَفٰی ۸۵۵ھ) آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے متعلق شرح ابو داؤد میں فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے کل اڑتیس ﴿38﴾ احادیثِ مبارکہ مروی ہیں ان میں سے تین احادیث بخاری شریف میں اور چار مسلم شریف میں ہیں۔

(شرح ابی داؤد للعینی، کتاب الصلاة، باب ما یستر المصلی، الحدیث: ۶۶۶،

ج ۳، ص ۲۴۲)

## سفر آخرت

جنگِ جمل کے دوران گیارہ جمادی الآخری ۳۶ھ (بروزِ جمعرات) مروان بن حکم نے آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کی ٹانگ میں ایک تیر مارا جس سے خون کی رگ بری طرح کٹ گئی، جب اس کا منہ بند کرتے تو ٹانگ پھول جاتی اور اگر چھوڑتے تو کثرت سے خون بہنے لگتا۔ پس آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ارشاد فرمایا: اس کو ایسے ہی چھوڑ دو یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے تیروں میں سے ایک تیر ہے یعنی میری شہادت اسی کے ساتھ مُقَدَّر کی گئی ہے۔ بس اسی کے سبب 60 یا 64 سال کی عمر میں آپ اس وطنِ اقامت کو چھوڑ کر وطنِ اصلی میں جا بسے۔ (الاستیعاب فی معرفة الاصحاب، طلحة بن عبید اللہ التیمی، ج ۲، ص ۳۲۰، ملتقطاً)

### سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْکَرِیْم کا خراجِ تحسین:

امیرِ المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْکَرِیْم کو جب حضرت سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کی شہادت کی خبر ملی تو فوراً آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ جسدِ خاکی کے پاس تشریف لائے، سواری سے اتر کر حضرت سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کے پاس بیٹھ گئے اور آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کے نورانی چہرے اور داڑھی مبارک سے گزد و غبار صاف کر کے انتہائی دُرد بھرے انداز

میں فرمایا: ”اے کاش! یہ دن دیکھنے سے بیس سال پہلے ہی میں اس دنیا سے چلا

جاتا۔“ (تاریخ مدینة دمشق، الرقم ۲۹۸۳ طلحة بن عبید اللہ، ج ۲۵، ص ۱۱۵۔

المعجم الكبير، الحديث: ۲۰۲، ج ۱، ص ۱۱۳)

## قاتل کو جہنم کی خبر:

طبقات ابن سعد میں ہے کہ حضرت سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کا قاتل امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اندر آنے کی اجازت طلب کی تو آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نے لوگوں سے ارشاد فرمایا: ”اسے جہنم کی خبر دے دو۔“

(الطبقات الكبرى لابن سعد، الرقم ۴۷ طلحة بن عبید اللہ، ج ۳، ص ۱۶۹)

## ایک قبر سے دوسری قبر میں:

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 346 صفحات پر مشتمل کتاب، ”کرامات صحابہ“ صفحہ 118 تا 120 پر ہے کہ شہادت کے بعد آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کو بصرہ کے قریب دفن کر دیا گیا مگر جس مقام پر آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کی قبر شریف بنی وہ نشیب میں تھا اس لئے قبر مبارک کبھی کبھی پانی میں ڈوب جاتی تھی۔ آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ایک شخص کو بار بار متواتر خواب میں آ

کر اپنی قبر بدلتے کا حکم دیا۔ چنانچہ اس شخص نے حضرت عبد اللہ بن عباس

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے اپنا خواب بیان کیا تو آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نے دس ہزار درہم میں ایک صحابی رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کا مکان خرید کر اس میں قبر کھودی اور حضرت طَلْحَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کی مقدس لاش کو پرانی قبر میں سے نکال کر اس قبر میں دفن کر دیا۔ کافی مدت گزر جانے کے باوجود آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کا مقدس جسم سلامت اور بالکل ہی تروتازہ تھا۔ (اسد الغابۃ، طلحة بن عبید اللہ التیمی، ج ۳، ص ۸۷)

پیارے اسلامی بھائیو! یہ واقعہ ذکر کرنے کے بعد شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْعَظِیْمُ فرماتے ہیں کہ غور فرمائیے کہ کچی قبر جو پانی میں ڈوبی رہتی تھی ایک مدت گزر جانے کے باوجود ایک ولی اور شہید کی لاش خراب نہیں ہوئی تو حضرات انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ خصوصاً حضور سید الانبیاء صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مقدس جسم کو قبر کی مٹی بھلا کس طرح خراب کر سکتی ہے؟ یہی وجہ ہے کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِنَّ اللہَ حَرَّمَ عَلٰی الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ (مشکوٰۃ، ص ۱۲۱)

(یعنی اللہ عزوجل نے زمین پر انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام کے جسموں کو کھانا حرام فرما دیا ہے)

اسی طرح اس روایت سے اس مسئلہ پر بھی روشنی پڑتی ہے کہ شہدائے کرام اپنے لوازم حیات کے ساتھ اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں کیونکہ اگر وہ زندہ نہ

ہوتے تو قبر میں پانی بھر جانے سے ان کو کیا تکلیف ہوتی؟ اسی طرح اس روایت



سے یہ بھی معلوم ہوا کہ شہدائے کرام خواب میں آ کر زندوں کو اپنے احوال و کیفیات سے مطلع کرتے رہتے ہیں کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کو یہ قدرت عطا فرمائی ہے کہ وہ خواب یا بیداری میں اپنی قبروں سے نکل کر زندوں سے ملاقات اور گفتگو کر سکتے ہیں۔

اب غور فرمائیے کہ جب شہیدوں کا یہ حال ہے اور ان کی جسمانی حیات کی یہ شان ہے تو پھر حضراتِ انبیائے کرام عَلَیْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ خاص کر حضور سَیِّدُ الْأَنْبِیَاءِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جسمانی حیات اور ان کے تصرُّفات اور ان کے اختیار و اقتدار کا کیا عالم ہوگا۔ (کراماتِ صحابہ، ص ۱۱۸ تا ۱۲۰)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

یارانِ نبی کا وصف کس سے ہو ادا  
ایک ایک ہے ان میں ناظمِ نظمِ ہدی  
پائے کوئی کیوں کر اس رباعی کا جواب  
اے اہلِ سخن جس کا مُصَنِّف ہو خدا  
(ذوقِ نعت)

تھے تو آبا وہ تمہارے ہی، مگر تم کیا ہو؟

صفحہ دہر سے باطل کو مٹایا کس نے ؟  
 نوعِ انساں کو غلامی سے چھڑایا کس نے ؟  
 میرے کعبے کو جبینوں سے بسایا کس نے ؟  
 میرے قرآن کو سینوں سے لگایا کس نے ؟  
 تھے تو آبا وہ تمہارے ہی ، مگر تم کیا ہو ؟  
 ہاتھ پر ہاتھ دھڑے منتظرِ فردا ہو !  
 منفعّت ایک ہے اس قوم کی ، نقصان بھی ایک  
 ایک ہی سب کا نبی ، دین بھی ، ایمان بھی ایک  
 حرمِ پاک بھی ، اللہ بھی ، قرآن بھی ایک  
 کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مُسلمان بھی ایک !  
 فرقہ بندی ہے کہیں ، اور کہیں ذاتیں ہیں !  
 کیا زمانے میں پچھتے کی یہی باتیں ہیں ؟

## ماخذ ومراجع

القرآن الكريم، كلام باري تعالى.

ترجمه قرآن كنز الايمان، اعلى حضرت امام احمد رضا بن نقى على خان ١٣٤٠ هـ.

عزائين العرفان، صدور الافاضل نعيم الدين مراد آبادى ١٣٦٧ هـ.

الكشاف، جاز الله محمود بن عمرو الزمخشري ٥٣٨ هـ، دار الكتب العربى بيروت.

صحيح مسلم، امام مسلم بن حجاج نيشاپورى ٢٦١ هـ، دار المغنى.

سنن الترمذى، امام محمد بن عيسى الترمذى ٢٧٩ هـ، دار الفكر بيروت.

المستدرک على الصحيحين، امام محمد بن عبد الله الحاكم ٤٠٥ هـ، دار المعرفة بيروت.

مسند ابى يعلى، ابو يعلى احمد الموصلى ٣٠٧ هـ، دار الكتب العلمية.

موسوعة لابن الدنيا، امام ابو بكر عبد الله بن محمد المعروف بابن ابى الدنيا ٤٨١ هـ، المكتبة العصرية بيروت.

شعب الايمان للبيهقى، الامام احمد بن الحسين البيهقى ٤٥٨ هـ، دار الكتب العلمية.

المعجم الكبير، الحافظ سليمان بن احمد الطبرانى ٣٦٠ هـ، دار احياء التراث العربى.

الترغيب والترهيب، امام زكى الدين عبد العظيم المنذرى ٦٥٦ هـ، دار ابن كثير بيروت.

فيض القدير شرح الجامع الصغير، علامه محمد عبد الرؤوف المناوى ١٠٣١ هـ، دار الكتب العلمية.

شرح ابى داود للعيني، علامه بدر الدين عيني ٨٥٥ هـ، مكتبة الرشد رياض.

دلائل النبوة للبيهقى، الامام احمد بن الحسين البيهقى ٤٥٨ هـ، دار الكتب العلمية.

الزهد للامام احمد بن حنبل، الامام احمد بن حنبل ٢٤١ هـ، دار الغد الجديد.

الطبقات الكبرى لابن سعد، الامام محمد بن سعد البصرى ٢٣٠ هـ، دار الكتب العلمية.

الرياض النضرة، امام احمد بن عبد الله المحجب الطبرى ٦٩٤ هـ، دار الكتب العلمية.

تاريخ مدينة دمشق، الحافظ ابو القاسم على بن حسن الشافعى، المعروف بابن عساكر ٥٧١ هـ، دار الفكر.

اسد الغابة، امام ابو الحسن على بن محمد الجزرى ٦٣٠ هـ، دار احياء التراث العربى.

الاستيعاب، امام ابو عمرو يوسف بن عبد الله ٤٦٣ هـ، دار الكتب العلمية.

معرفة الصحابة، امام ابو نعيم احمد بن عبد الله ٤٣٠ هـ، دار الكتب العلمية.

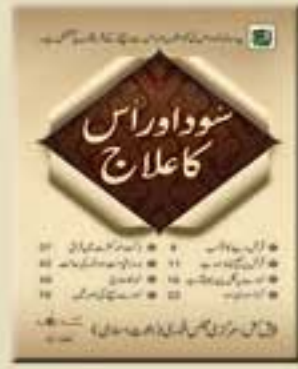
تاريخ اسلام للامام الذهبى، امام محمد بن احمد بن عثمان الذهبى ٧٤٨ هـ، دار الكتب العربى.

قوت القلوب، شيخ ابو طالب مكي ٣٨٦ هـ، دار الكتب العلمية.

كرامات صحابه، شيخ الحديث حضرت علامه عبد المصطفى اعظمى ١٤٠٦ هـ، مكتبة المدينة.

فيضان سنت، امير اهل سنت حضرت علامه مولانا محمد الياس قادري دلت ركانهم لعاليه، مكتبة المدينة.





اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

## سُنَّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں بکثرت سُنَّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مدنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سُنَّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ ”فکرِ مدینہ“ کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سُنَّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کے لیے ”مدنی انعامات“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مدنی قافلوں“ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ

### مکتبہ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- راولپنڈی: فضل داو غار، کھلی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- لاہور: وائٹ ہاؤس مارکیٹ گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- پشاور: فیضانِ مدینہ گلبرگ نمبر 1 انور سٹریٹ، صدر۔
- سرور آباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- خان پور: ڈرائی چوک شہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- کشمیر: چوک شہیدان میر پور۔ فون: 058274-37212
- نواب شاہ: پیکر بازار، نزد MCB۔ فون: 0244-4362145
- حیدر آباد: فیضانِ مدینہ آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- سکسر: فیضانِ مدینہ بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- ملتان: نزد پتیل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ شوپور، موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- اوکاڑہ: کانج روڈ، بالقاتل فوٹیج مسجد نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767
- گجراتیہ (سرگودھا): انیار کیٹ، بالقاتل جامع مسجد سید حامد علی شاہ۔ فون: 048-6007128

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 34921389-93/34126999 فیکس: 34125858

Web: www.dawateislami.net / Email: maktaba@dawateislami.net

مکتبہ المدینہ  
(دعوتِ اسلامی)